SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, December 6, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty six minutes past ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وانزلنا الیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیه من الکتب ومهیمنا علیه فاحکم بینهم بما انزل الله ولا تتبع اهواء هم عما جاء ک من الحق - لکل جعلنا منکم شرعةً ومنها جا- ولوشاء الله لجعلکم امة واحدة ولکن لیبلوکم فی ما اتکم فاستبقواالخیرات- الیٰ الله مرجعکم جمیعا فینبئکم بما کنتم فیه تختلفون-

ترجمہ، اور (اے محبوب) ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری۔ اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی۔ اور ان پر محافظ و گواہ ۔ تو ان میں فیصلہ کرو۔ اللہ کے اتارے سے۔ اور (اے سننے والے) ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر۔ ہم نے تم سب کے لئے ایک ایک

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, December 6, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty six minutes past ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mir Abdul Jabbar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وانزلنا الیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیه من الکتب ومهیمنا علیه فاحکم بینهم بما انزل الله ولا تتبع اهواء هم عما جاء ک من الحق - لکل جعلنا منکم شرعةً ومنها جا- ولوشاء الله لجعلکم امة واحدة ولکن لیبلوکم فی ما اتکم فاستبقواالخیرات- الیٰ الله مرجعکم جمیعا فینبئکم بما کنتم فیه تختلفون-

ترجمہ، اور (اے محبوب) ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری۔ اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی۔ اور ان پر محافظ و گواہ ۔ تو ان میں فیصلہ کرو۔ اللہ کے اتارے سے۔ اور (اے سننے والے) ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر۔ ہم نے تم سب کے لئے ایک ایک

شریعت اور راستہ رکھا۔ اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتا۔ مگر منظور یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا اس میں تمہیں آزمائے۔ تو بھلائیوں کی طرف سبقت چاہو۔ تم سب کا پھرنا اللہ ہی کی طرف ہے۔ تو وہ تمہیں بتا دے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔

POINT OF ORDERS

i) Re: MEDICAL FACILITIES FOR SENATORS.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جزاک اللہ۔

سید اشتیاق اظہر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب ایک مشیر ہیں جنہوں نے ڈسپنسری میں حکم بھیج دیا ہے کہ کسی بھی رکن پارلیمنٹ کو ۳۰ ہزار روپے سے زیادہ کی دوائیں نہ دی جائیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں ایک بیمار آدمی ہوں اور اگر اس قسم کی پابندی واپس نہ لی گئی تو اس سے میرا استحقاق مجروح ہو گا۔ جو لوگ واقعی بیمار ہیں اور جن کو دواؤں کی ضرورت ہے اور اس کا سرٹیفکیٹ بہتر طور پر ڈسپنسری کے ڈاکٹر ہی دے سکتے ہیں۔ ان پر اس قسم کی پابندی لگانا میں سمجھتا ہوں کہ یہ غیر اخلاقی اور غیر آئینی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ پہلے بھی بات ہوئی تھی۔ اس کو باقاعدہ move کریں اور اس پر ہاؤس میں بات ہو جائے گی۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: He should come to me and I think we will rectify this and there will be no problem

Mr. Acting Chairman: It was also discussed earlier. Some members discussed it in the House.

آپ سے آئیں پھر دیکھ لیں گے اس بات کو۔

ii) Re: LABOUR PROBLEM IN GAS FIELDS IN BALOCHISTAN.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں سوئی گیس فیلڈ میں ملازمین کافی دنوں سے ہڑتال پر ہیں اور اب تو بات کافی آگے

بڑھ گئی ہے ۔ پیر کوہ گیس فیلڈ کے ملازمین بھی ہڑتال پر ہیں ۔ وہاں FC اور ملازمین اور مزدوروں کے درمیان تصادم کا بھی مسئلہ ہے ۔ ان لوگوں نے اس بات کا خدشہ بھی ظاہر کیا ہے کہ یہ معاملہ کہیں تصادم اور تشدد کی طرف نہ چلا جائے۔ یہ سوئی گیس کا مسئلہ بہت important ہے اور ابھی یہ بھی ہوا ہے کہ ملک بھر کے سوئی گیس فیلڈز کے جو ملازمین ہیں وہ ہڑتالیوں کی امداد کیلئے بلوچستان جا رہے ہیں ۔ ویسے بھی گیس بہت important آئٹیم ہے سارے ملک کیلئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ توجہ طلب مسئلہ ہے اور اس مسئلے کی طرف توجہ فرمائی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہاں پر سوئی گیس فیلڈ میں ہڑتال ہے اور وہاں پر حالات خراب ہیں ۔ اس کی طرف وہ توجہ دلا رہے ہیں ۔

حافظ حسین احمد ۔ ڈھوڈک کے مسئلے کی بعد ہم سمجھ رہے تھے کہ وزارت پٹرولیم اور حکومت اس مسئلے کو سنجیدگی سے لے گی اور آئندہ اس قسم کے جو حالات ہیں ان کے سد باب کیلئے حکومت اقدامات کرے گی ۔ جہاں تک سوئی گیس کا تعلق ہے وہاں پر صورتحال اتنی گھمبیر ہے کہ اس وقت تمام ملازمین کو نکال کر فرنٹیئر کور نے پورے فیلڈ پر قبضہ کر رکھا ہے ۔ اور ہم سنتے ہیں کہ پھر اس کے اثرات پورے صوبے میں رونما ہو رہے ہیں اور دیگر ملازمین کی بھی meeting ہو رہی ہیں کہ ان کی یکجہتی کیلئے ہڑتال کریں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے محترم انور ۔ اللہ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ برطانیہ چلے گئے تھے اس لئے شاید ان کو اس صورتحال کا علم ۔ میں گزارش کروں گا کہ ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ سوئی گیس فیلڈ اور ڈھوڈک آئل فیلڈ کے ملازمین کے اگر مطالبات جائز ہیں تو ان کے متعلق ایک حتمی فیصلہ طے کیا جا سکے۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ اس کے متعلق میرے دو پوائنٹس ہیں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ سوئی گیس فیلڈ کے مزدوروں کی strike کافی دنوں سے چل رہی ہے اور بالکل تصادم کی صورتحال اختیار کر رہی ہے ۔ دوسری بات جناب والا یہ ہے کہ چونکہ آپ کو بھی اس بات کا علم ہے اور ویسے بھی جب ہم یہاں بیٹھتے ہیں تو Federating unit کے نمائندے کی حیثیت سے بیٹھتے ہیں ۔ بلوچستان میں مکمل طور پر ملازمین کی ہڑتال دو مہینے سے شروع ہے ۔ ٹیچرز نے strike کے ہوئی ہے اور دسمبر کو امتحانات ہو رہے ہیں ۔ سارے آفس بند پڑے ہوئے ہیں ۔ لوگ مکمل طور پر بائیکاٹ کر چکے ہیں اور Provincial Government اس معاملے میں انتہا درجہ

بے بس ہے ۔ میری گزارش فیڈرل گورنمنٹ سے یہ ہے کہ وہاں کے ملازمین کو ان کا حق دیا جائے اور اس مسئلے کو فیڈرل گورنمنٹ move کرے ۔ چونکہ Provincial Government اس کو حل نہیں کر رہی ہے اسی لئے تو دو مہینے سے strike ہو رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ گچکی صاحب جہاں تک صوبائی مسئلے کا معاملہ ہے۔ آپ بہتر سمجھتے ہیں وہ صوبائی حکومت ہی سمجھے گی۔ جہاں تک سوئی گیس کا تعلق ہے، ابھی میں انور سیف اللہ صاحب سے۔۔۔

جناب منظور احمد گچکی۔ نہیں، جناب والا، میری گزارش یہ ہے کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے لیکن اگر ایک صوبہ دو مہینے سے ، تین مہینے سے ان مسائل کو حل نہیں کرسکتا تو پھر یہ فیڈریشن کی ڈیوٹی بنتی ہے کہ وہ federating units کو یہ کہے اور particularly اس ہاؤس کا فرض بنتا ہے چونکہ ہم اس کے نمائندے ہیں اور ہم federating units کو represent کرتے ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ صوبائی حکومت سے اس بارے میں معلومات حاصل کی جائیں اور وہاں کے مسائل حل کئے جائیں ۔جناب والا مکمل طور پر strike ہے ۔ اور بدقسمتی یہ ہے کہ وہاں پر بیٹھے ہوئے کیبینٹ کی ممبران نے بھی اس کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس کے بعد اب کہنا شروع کر دیا ہے کہ جی ہم اس کے حق میں ہیں ۔ جناب، یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہاں کے لوگوں کے ساتھ اس قسم کا مذاق کیوں کیا جا رہا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین، اسی نکتے پر میں عرض کروں گا کہ مرکزی حکومت نے اعلان کیا کہ 35% تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ مرکزی گورنمنٹ نے اس مد میں صوبائی گورنمنٹ کو ایک پیسہ بھی نہیں دیا اور وہاں کی گورنمنٹ نے وہ تمام پیسہ employees کو دیا۔ وفاقی گورنمنٹ نے ایک رکاوٹ ڈالی اب اس کے بعد جب کہ وہاں کی گورنمنٹ کی treasury میں ایک پیسہ بھی وفاقی گورنمنٹ کے رویہ کی وجہ سے نہیں رہا اب وہاں جب employees مطالبہ کر رہے ہیں ہماری وہاں۔۔۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ یہ دوسرا مسئلہ ہے جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا، چونکہ یہ بات آگئی ہے۔ جناب والا،

صوبائی معاملہ ہے لیکن جب یہاں آ گئی ہے بات، تو میں ذرا آپ کے سامنے پوزیشن واضح کر دوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ دیکھیں پہلے تو سونی کی بات کر لیں ۔ انور سیف اللہ صاحب سے پوچھ لیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ نہیں، اس حوالے سے جناب والا، ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ مرکزی حکومت نے-----

Syed Masood Kausar: Mr. Chairman, point of order.

Mr. Acting Chairman: Please.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا، میں already point of order پر ہوں۔

Syed Masood Kausar: Sir, this is no point of order. I am on a proper point of order, Sir.

Mr. Acting Chairman: Let me listen Mr. Mandokhel first.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ وفاقی حکومت نے صوبائی حکومت کے مشورے کے بغیر تنخواہوں کو increase کیا اور اب increase کے بعد اس میں پیسہ بھی نہیں دیا ۔ اب وفاقی حکومت وہ payment کرے ۔ بالکل payment کرے ۔ جنوری میں وفاقی حکومت نے اعلان کیا تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی بیرسٹر صاحب آپ فرمائیں۔

سید مسعود کوثر۔ جناب والا! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ ان ضوابط کی، ان قوانین کی، ان قاعدوں کی پابندی آپ کا فرض ہے ۔ جب کوئی قاعدہ ان کو suit نہیں کرتا تو یہ اس کی فکر نہیں کرتے ۔ جب ان کو کسی قاعدے کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ چلاتے ہیں ۔

Sir, you are as much bound by these rules as I am and if you are a Deputy Chairman this is because of these rules in the Constitution.

دوسری عرض یہ ہے جناب والا، کہ ان کے جو معاملات ہیں یہ اہمیت کے حامل ہیں ۔

لیکن ان کو چاہئیے کہ یہ proper adjournment motion لائیں - کوئی طریقہ کریں - یہ تو جناب والا' یہ کوئی بات نہیں ' اس سے یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ قواعد کی پابندی کرنا چاہتے ہیں وہ تو چپ بیٹھ جاتے ہیں -----

جناب قائم مقام چیئرمین- وہ نہیں کر سکتے' ٹھیک ہے-

سید مسعود کوثر- لیکن جو لوگ کھڑے ہو کر بات شروع کر دیں تو ان کو آپ اجازت دے دیتے ہیں '

It is your responsibility to ensure that the rules are being complied with.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much for this guidance. I do adhere to this.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ- جناب' یہ لوگ روز ہمیں رولز بتاتے ہیں- رولز کا مسئلہ نہیں -

جناب قائم مقام چیئرمین- آپ تشریف رکھیں ' رولز کے بغیر ہاؤس نہیں چلتا - ہاؤس چلتا ہی رولز پر ہے- یہاں جب رولز نہیں ہوں گے ' discipline نہیں ہو گا تو ہاؤس نہیں چل سکتا اور ہم نے ہاؤس کو چلانا ہے orderly manner میں چلانا ہے ' صحیح طریقے سے چلانا ہے ' ادب آداب کو ملحوظ رکھنا ہے' قواعد کی پابندی کرنی ہے اور ہمیں کرنی چاہئے - اور ہم جب ایک مسئلے کو لانا چاہتے ہیں ایک طریقے سے ' طریقے ہمارے پاس ہیں کیوں نہ لائیں اس کو اس طریقے سے-

Yes, Anwar Saifullah Sahib, Minister for Petroleum and Natural Resources.

جناب انور سیف اللہ خان- شکریہ جناب چیئرمین- سوئی کا مسئلہ اٹھایا گیا ہے جناب والا' جیسا کہ آپ جانتے ہیں سوئی میں کئی سالوں سے چند کمپنیاں کام کر رہی ہیں جن میں پاکستان پیٹرولیم لمیٹڈ اور Sui Southern Gas Co. شامل ہیں وہاں پر Sui Northern Gas کے چند نمائندے بھی ہیں کیونکہ Sui Southern and Sui Northern systems Pipeline دونوں کی طرف گیس سپلائی جاتی ہے - وہاں پر امن و امان اور لیبر کے مسائل رہے ہیں اور وہاں پر law and order enforce کرنا صوبائی مسئلہ ہے اس کا وفاقی حکومت سے کوئی تعلق نہیں ' labour law and order پوری طرح enforce نہیں ہو سکا- ان کمپنیوں پر کئی سالوں سے

unions کی طرف سے locals کی طرف سے دباؤ آتا رہا ہے اور ان کو بہت زیادہ مراعات دی گئیں، تنخواہوں سے زیادہ overtime بھی بن جاتا ہے۔ بلکہ healthy people have been Flown to Karachi کہ ان کی صحتیں ٹھیک نہیں ہیں تو گزارش یہ ہے کہ ایسے حالات کو کب تک برداشت کیا جا سکتا ہے آخر کار یہ حکومت کی کمپنی تو ہے نہیں۔ Pakistan Petroleum Limited میں 63 per cent foreign investment ہے۔ آخرکار وہ بھی تنگ آگئے ہیں۔ انہوں نے بھی وہاں صوبائی حکومت سے رابطہ کیا اور وہاں پر law and order maintain کرنے کے لئے، خاص طور پر ہسپتال میں، جہاں کہ ڈاکٹروں کی روزانہ پٹائی ہوتی ہے انہوں نے وہاں پر FC کے تین، چار guards کھڑے کر دیئے تاکہ کم از کم ڈاکٹرز کی lives protect کی جائیں۔ اس سے یہ معاملہ شروع ہوا ہے It has nothing to do with the companies یا labour disputes یا وہاں پر ان کی مراعات کا مسئلہ، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب والا، میں عرض کروں گا کہ حافظ صاحب ہمیشہ کمیٹیوں کی بات کرتے ہیں

We will welcome any committee of this august House to help us Sir. We would like the assistance of this august House. This august House represents the Federation.

Mr. Acting Chairman: Let the motion come in proper way; then we will discuss this matter. Thank you very much. Leave applications.

جناب زاہد اختر۔ جناب والا، میں گزارش کروں گا کہ وہاں پر ایک گاؤں جس کا نام نوسی ہے وہاں تک گیس پہنچ چکی ہے اور دو سو گز کے فاصلے پر ایک گاؤں نکانی ہے وہاں پر گیس نہیں پہنچائی گئی ہے۔

Mr. Acting Chairman: Please, move it properly, we shall discuss it.

حافظ حسین احمد۔ جناب والا، میں جناب انور سیف اللہ صاحب کا ممنون ہوں۔ ہم نے قائمہ کمیٹی میں بھی گزارش کی تھی کہ اگر آپ اس قسم کی کمیٹی بنائیں تو یہاں بلوچستان سے تعلق رکھنے والے تمام ممبران آپ کی مدد کریں گے۔ ہم صوبے کی royalty کی بات کرتے ہیں، ہم ملازمین کے مفاد کی بات کرتے ہیں۔ کیا حکومت میں اتنی جرات ہے کہ وہ شخصی

royalty اور ان افراد کو بے نقاب کرے-----

جناب قائم مقام چیئرمین- اس مسئلے کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں ہے ' آپ کمیٹی کے ممبر بھی ہیں' اس کو proper way میں لائیں تو اس کو ڈسکس کر لیں گے۔

حافظ حسین احمد- امن و امان کا مسئلہ کون پیدا کرتا ہے ؟ خود ایک نواب صاحب وہاں پر Chief Minister ہیں- ہم نہیں سمجھتے کہ----- یہاں پر ہمیں یہ جواب دیا جاتا ہے کہ امن و امان کا مسئلہ اشخاص پیدا کرتے ہیں ' میں کہہ رہا ہوں کہ آپ انہیں بے نقاب کریں اور اگر آپ کو ہماری ضرورت ہے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں آپ ان کو کہیں کہ یہ ہمارے مسائل ہیں' ہم خود ان کے حل کی کوشش کریں گے۔

جناب انور سیف اللہ خان- جناب والا' میں عرض کروں گا کہ حافظ صاحب اس کو باقاعدہ طریقے سے move کریں۔

Mr. Acting Chairman: I have already given my ruling on this issue.

LEAVE OF ABSENCE

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب عبدالقیوم خان' علالت کی بناء پر مورخہ ۱۷ تا ۱۹ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ان دنوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ' کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

جناب قائم مقام چیئرمین- جناب جہانگیر بدر ' ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۲ نومبر تا ۴ دسمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ' کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)۔

جناب قائم مقام چیئرمین- جناب احسان الحق پراچہ' ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۶ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے

رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ اب ہم تحاریک التوا لیتے ہیں۔ میرے پاس ۶ تحاریک التوا ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی۔ پہلے تحاریک استحقاق ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ وہ آج نہیں ہیں۔

جناب منظور احمد گچکی۔ ہم نے تو دس دن سے دیئے ہوئے ہیں۔ اگر آپ کے آفس میں نہیں پہنچے تو یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ذمہ داری کی بات نہیں۔ کیوں جی، سیکرٹری صاحب کیا ارشاد فرماتے ہیں اس کے بارے میں؟ (سیکرٹری صاحب سے مشورہ) کس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں، آپ کے دو ہیں؟

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا، میرا موشن Constitutional Amendment پر ہی ہے اور دوسرا جو ہے وہ تو Privilege Motion ہے ایک حافظ صاحب کا ہے دو چار اور احباب ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ایک تو constitutional تھا وہ تو disallow ہو گیا تھا جی۔

جناب منظور احمد گچکی۔ وہ کیوں جی؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ مجھے آفس والے بتاتے ہیں جی۔

جناب منظور احمد گچکی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جہاں آپ لوگوں کی مرضی کے مطابق کوئی چیز پیش کی جائے، مثلاً dissolution پر جب ہوا، وہ بھی Constitutional problem تھا اسی ہاؤس میں زیر بحث آیا اور جب دوسرے problems ہوتے ہیں آپ زیر بحث لاتے ہیں۔ یحییٰ بختیار صاحب کے بارے میں یہاں پر اسی ہاؤس میں تحریک استحقاق پیش کی گئی اور اس پر بحث کی گئی تھی۔ یہ دونوں Constitution سے متعلق ہیں۔ یہاں پر تو آپ لوگ allow کرتے ہیں اور جب

مسئلہ ہمارا آتا ہے آپ اس کو disallow کرتے ہیں۔ یہ double standard کیوں ہے ؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں ' چیئرمین صاحب چیمبر میں ہیں ' دیکھ لیتے ہیں جا کر۔ میں نکلوا لوں گا۔

جناب منظور احمد گچکی۔ چیئرمین صاحب کو بڑا شوق ہے kill کرنے کا ہر چیز کو۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ زحمت فرمائیے گا' میں دیکھ لیتا ہوں۔ آپ کی تسلی کرا دیتے ہیں جی۔

جناب منظور احمد گچکی۔ یہ مذاق بنایا ہوا ہے جی This is a constitutional problem اور یہاں پر مثالیں موجود ہیں کہ تین مرتبہ انہی constitutional matter پر Privilege Motion کی گئی ہے اور یہاں پر accept کیا گیا ہے۔ اور جب ہم دیتے ہیں تو جی آپ کہتے ہیں کہ یہ تو disallow کر دیا گیا ہے constitutional ہے اس کو ہم properly -- کس فورم میں جائیں؟ جہاں پر فیڈریشن کے rights کو کھا لیا جاتا ہے وہاں ہم کس فورم میں جائیں ؟ Tell me any forum.

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں دیکھ لوں گا جی۔ میں نے دیکھا نہیں ہے اس کو جی۔ مجھ سے پہلے ہوا ہے اس لئے میں اس کو دیکھ لوں گا۔ اور کوئی پریشانی کی بات نہیں ہے اگلے روز پھر میں اس کو لے آؤں گا I will promise۔

جناب منظور احمد گچکی۔(-------- X --------)

Mr.Acting Chairman: These words are expunged.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ پوائنٹ آف آرڈر' جناب چیئرمین۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی جناب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین ' میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ایک Call Attention Notice میں نے پیش کیا جس پر خاصی بحث مباحثے کے بعد کہ admissible ہے کہ نہیں۔ آپ کے predecessor نے اس پر آرڈر کیا۔ 'Admit' اور Fix کیا اس کو۔ وہ Call Attention Notice کل لگا ہوا تھا۔ آج نظام کار میں نہیں ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایسا کیوں ہوا ہے ؟

Expunged by the order of the Acting Chairman

جناب قائم مقام چیئرمین۔ فرمایا گیا کہ وزیر قانون صاحب کی طرف سے ایک ریفرنس ملا ہے جس کو examine کیا جا رہا ہے اور کل انشاءاللہ اس کا پتہ چل جائے گا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر قانون اس ہاؤس کو چلا رہے ہیں ؟ جب آپ نے Admit کیا۔ یہ موشن آرڈر آف دی ڈے پر آ گیا۔ آنے کے بعد وزیر قانون کو کیا اتھارٹی ہے کہ وہ آپ کو dictate کرائے؟

Mr. Acting Chairman: He cannot dictate me. He can give opinion and that's all.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میرا آپ سے عرض کرنے کا مدعا یہ ہے کہ یہ موشن نظام کار سے گیا کیسے ہے؟

Mr. Acting Chairman: I will see to

جناب آفتاب احمد شیخ۔ یہ غلط بات ہے جناب چیئرمین' میں اس پر اعتراض کرتا ہوں ۔ میں احتجاج کرتا ہوں اس بات پر ۔ I am not talking as a rule, Sir. میری عرض سن لیں ۔ میری عرض یہ ہے جناب چیئرمین ' کہ اس سلسلے میں آپ کے Predecessor نے rules examine کیئے۔ مجھے سنا۔ سننے کے بعد آرڈر کیا ۔ Admit آرڈر پاس ہو گیا۔ موشن نظام کار پر آ گیا ۔ اب آنے کے بعد آپ نے کس طرح اسے delete کیا؟ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ہو کیا رہا ہے اس ہاؤس کے اندر؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ ارشاد فرما رہے تھے ہاں جی ' Notices which ...are not selected for

Syed Iqbal Haider: Notices which are not selected for being taken up during the week will lapse. A member may, however, revive his notice for the following week. No notice will be carried beyond two weeks.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں نے revive کیا۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ دو ہفتے تو نہیں ہونے تھے اس کو ؟

Syed Iqbal Haider: No. Sir, It was taken up last month. It was fixed for the last week, just a second, Sir on last Thursday, it was fixed on the Order of the Day. It could not be taken up. Then, it was fixed yesterday, جی could not be taken up again.

Mr.Acting Chairman: I orderd you to see on that.....

Syed Iqbal Haider: Now, to be taken up it has to be a fresh notice. No notice will be carried beyond two weeks. Two weeks mean in the last week and this week. That is one objection. Besides many other legal objections that I had against it and this Call Attention Notice ....

(interruption)

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Chairman, this is highly objectionable.

Mr. Acting Chairman: I will see to it. Let me see it

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میری عرض سنیئے ۔ ایک نوٹس میں نے دیا تھا جو کہ lapse ہوا ۔ پھر میں نے دوبارہ نوٹس دیا ، اس کا آرڈر آپ سے لیا ۔ اس طرح یہ دوبارہ Order of the Day پہ آیا ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ جی ہاں I accept it

جناب آفتاب احمد شیخ۔ یہ procedure میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ Law Minister آپ کے آرڈر کے بعد یہ کیا کہہ رہے ہیں ؟ میری تو سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ آپ ہاؤس کو کیسے چلا رہے ہیں ؟ مجھے آپ کی اس بات پہ شدید اعتراض ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ صحیح ہے ۔ I will see to it. پروفیسر صاحب ، کچھ فرمانا چاہتے ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ میں یہی عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہ معاملہ چونکہ اصول اور

ضابطے کا ہے ۔ اس لئے میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ ایک مرتبہ جب آپ نے اس کو accept کر لیا ہے اور وہ Order of the Day پر آ گیا ہے تو کم از کم اسے اس ہفتہ برابر آنا چاہیئے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ بالکل آنا چاہیئے ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ اس کا ایک دن ہاؤس میں آنے کے بعد دوسرے دن نہ آنا ضابطہ کی خلاف ورزی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب والا! وہ آئینی پرنالہ کہاں پر ہے۔ آج بالائش بھی ہو رہی ہے ۔ کیا اقبال حیدر صاحب فرمائیں گے کہ چیئرمین کی رولنگ کو تسلیم کرتے ہیں یا نہیں ؟

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ میں نے ایک important Call Attention Notice اس معزز ایوان میں دیا ہوا ہے اور اس کی اہمیت کا چیئرمین صاحب نے بھی اعتراف کیا ہے ۔ وہ بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں امریکہ کے yellow stamp programme کے بارے میں ہے ۔ عمان کے حوالے سے ہمارا جو mmm port کا مسئلہ ہے ۔ یہ بھی اہم ہے ۔ وہاں کی بڑی زرخیز ہے ۔ یہ ساری باتیں امریکہ کے مفادات کے حوالے سے ہیں۔ اس کے بارے میں خبریں اخبارات میں بھی آئی ہیں۔ چیئرمین صاحب نے بھی اس کو بڑی اہمیت دی ہے ۔ جناب والا۔ یہ قومی نوعیت کا ایک اہم مسئلہ ہے ۔ اس لئے اس call attention کو فوری طور پر لیا جائے ۔ اس کے بارے میں پورے ملک کے عوام کو تشویش ہے کہ کبھی یہاں " ہانگ کانگ " کے بارے میں باتیں ہوتی ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ کراچی اور بلوچستان کا ساحلی علاقہ ایک جگہ کرکے یہاں کوئی "آزاد سلسلہ" ہو رہا ہے ۔ امریکہ کے حوالے سے باتیں ہو رہی ہیں ۔ان امور کے بارے میں یہ بہت ہی اہم Call Attention Notice ہے ۔ اس لئے سارے ملک کے عوام کو اس

بارے میں تشویش ہے ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ ڈاکٹر صاحب ، سارے Call Attention Notices examine ہو رہے ہیں ۔ دو نوٹس یہاں آتے ہیں ۔ آپ فکر نہ کریں ، دو انشاء اللہ کل آ جائیں گے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ مہربانی ۔

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ جی حافظ صاحب ۔ آپ کچھ "پرنالہ" کے بارے میں کہنا چاہتے تھے ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب والا! میں یہی گزارش کروں گا کہ یہاں پر rules کی بات ہو رہی ہے ۔ مسعود کوثر صاحب نے بھی فرمایا ہے اور اقبال حیدر صاحب بھی کہہ رہے ہیں ۔ میری گزارش یہ ہے کہ چیئرمین سینٹ کی رولنگ کے بارے میں انہوں نے کیا فیصلہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ جو فیصلہ انہوں نے کیا ہے ، وہ تو یہی ہے کہ وہ اسے نہیں مانتے ہیں ۔

(مداخلت)

Mr. Acting Chairman: Order in the House, please. One man is on his legs. So, you observe, being a lawyer, the rules. My dear I expect from you.

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ میں آپ سے ادب آداب کی بہت توقع رکھتا ہوں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ یہ آپ کی ذات کی بات نہیں ہے ، rules کی بات ہے ۔ وزیر قانون نے اس بارے میں لکھ کر دیا ہے ۔ میں اس کے بارے میں بات کر رہا ہوں ۔

Mr. Acting Chairman: You see, one man is on his legs.

(مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ یہ تو ہمارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے ۔

حافظ حسین احمد ۔ ہمیں یہ کہا جا رہا ہے کہ یہاں پر one way traffic کیوں چل

رہا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس کے بارے میں ان کی طرف سے کوئی ایسی بات سامنے نہیں آتی ہے تو ہم احتجاجاً واک آؤٹ کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ میں اس Order of the Day کو خود دیکھوں گا اور ساری چیزیں مکمل ہوں گی۔ آپ فکر نہ کریں۔ Let me assure you every body۔

(مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین، میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ کوئی میرا promotion case تھوڑا ہی تھا کہ آپ کے سامنے file put up ہوئی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Law Minister dictates you.

Mr. Acting Chairman: No, he can't dictate me.

\+ (xxxxxxxxxxxxxxxxxxxxx)

(اس موقع پر اپوزیشن کے اراکین چیئرمین کی رولنگ تسلیم نہ کرنے کے خلاف واک آؤٹ کر گئے)

جناب قائم مقام چیئرمین۔ زحمت فرمائے آپ کے ساتھی واک آؤٹ کر کے چلے گئے ہیں۔

جناب امداد علی اعوان۔ سر یہ روز روز ---

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کوئی بات نہیں آپ کے ساتھی ہیں۔ یہ ان کا حق تھا

میاں رضا ربانی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ Sir, I just wanted to make a little observation with reference to this walk out. کہ روز روز یہ ڈھونگ یہاں رچایا جاتا ہے۔ کہ جی ہاؤس کا تقدس اور چیئرمین کی رولنگ اور پارلیمنٹ کی سپریمیسی اور اس کے احتجاج میں واک آؤٹ کیا جا رہا ہے کہ حکومتی بینچز اس کا احترام نہیں کرتے تو میں ایک simple سا سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ جو آج ابھی تک deny نہیں کیا گیا۔ کہ گزشتہ جمعہ کو لیاقت باغ میں جو پبلک میٹنگ

\+ Expunged by the order of the Acting Chairman.

ہوئی تھی اس میں جو الفاظ استعمال کئے گئے اور جس طرح قائد حزب اختلاف نیشنل اسمبلی کی طرف سے ۱۰۱ نومبر کو مشترکہ اجلاس کے تقدس کو پامال کیا گیا اس کو جس طرح انہوں نے سراہا تھا اس چلمے میں ۔ اس کے خلاف کیوں نہیں واک آؤٹ کر رہے جناب۔

Mr. Acting Chairman: Please sit down. We must adhere to the rules and regulations and we must abide by those rules.

آپ تشریف رکھے ------

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔پوائنٹ آف آرڈر ----

Mian Raza Rabbani: What is the violation of the rules?

Mr. Acting Chairman: Because this is not relevant at the moment.....

Mian Raza Rabbani: It is very much relevant, Sir. There cannot be double standard. It is very much relevant. I am sorry, I do not agree with the Chair.

Mr. Acting Chairman: I have listened to you....

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, my point of order is that the same situation was in the National Assembly. As soon as they come on point of order, Deputy Leader of the Opposition and other honourable members used to make speeches and then they had a protest like that and they used to walk out. After that there was a fullfledged debate on that. If the decision has been given and there is a criticism on it. For and against arguments on that, it is unwanted. If the decision is to be challenged, then a substantive motion is to be moved. This is my point of view and this is also contempt of the House.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. I do agree.

آخر ہمارے ساتھی ہیں' ان کا آئینی حق بھی ہے۔ ابھی آ جائیں گے۔ ہاؤس چلائیں گے' ہاؤس ان کا ہے۔ اقبال حیدر صاحب آپ ذرا تشریف لے جائیں ۔ آپ ہی ان کو منا سکتے ہیں تاکہ ہاؤس کی کارروائی کو جاری رکھ سکیں۔

(حزب اختلاف کے واک آؤٹ کے بعد مختصر خاموشی)

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ براہ کرم توجہ فرمائیں ۔ لگتا یونہی ہے کہ وہ لوگ نہیں آ رہے ۔ اس لئے میں ہاؤس کو پندرہ منٹ کے لئے adjourn کرتا ہوں ۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ہوگئی)

(مختصر وقفہ کے بعد اجلاس کی کارروائی دوبارہ شروع ہوئی)

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ حزب اختلاف والے میرے خیال میں آ رہے ہیں۔ راجہ صاحب آ گئے ہیں ملک قاسم صاحب اور راجہ ظفر الحق صاحب اور ان کے ساتھیوں نے میرے چیمبر میں بیٹھ کر بات کی لیکن اب وہ ارشاد فرمائیں گے' ملک صاحب بھی کچھ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے ۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ جو چل رہا ہے کافی دنوں سے اس پر کچھ consensus ہو جائے تا کہ ہم اپنے اس ہاؤس کے تقدس کو بحال رکھ سکیں ۔ اس ہاؤس کو احسن طریقے سے چلا سکیں مل جل کر اس کو چلائیں ۔ یہ بد مزگی آپس کی جو ہے اس کو ختم کریں اور ہم قواعد اور ضوابط جو ہیں ان کے مطابق چلیں۔ میں دونوں حضرات سے گزارش کروں گا کہ آپ اس سلسلے میں امداد کریں اور ہاؤس کو چلانے میں مثبت اقدام کریں۔ جناب راجہ صاحب' آپ کچھ یا ملک صاحب آپ ارشاد فرمائیں گے ۔ اس سلسلے میں ؟ جی ملک قاسم صاحب۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, the point is that I don't understand, I said on that day also that at the moment there is no controversy. A certain ruling has been given. It has been given. The members, whether they are from the MQM, they are brought every day by the Police here. They come here. They attend the meeting and nobody is preventing them and it is being

tried to give every facility to the MQM Senators that they should be able to attend the meeting. In the same manner, the controversy had arisen about the Senator, Ch. Shujaat Hussain. Chaudhry Sahib, is here. He is attending the meeting. He is not being prevented to attend the meeting. If any member is prevented in future, then the question would arise. What is happening is that a ruling has been given by the Chairman and some body is trying to flout it or not trying to flout it. When that is not there, when nobody is doing anything, then there is no cause of action. When there is no cause of action, then why every day they go out? They should realise how much money is being wasted. We talk a lot. We talk of every thing that what happens in the country-- I am not saying whether we do some bad thing or whether the Opposition does it or whether non-politicians do it or whether somebody else does it or politicians do it. We always criticise it but whenever the opportunity arises , we always act in the same manner which we have been criticising. So, everybody says that so much of money is being wasted, the members don't come. The members don't attend. Every minute costs so much to the National Exchequer. when every minute costs so much to the National Exchequer, if the Government was flouting Sir, if the Government was doing anything by which-

ایک اشارے سے بھی یہ ظاہر ہوتا کہ وہ رولنگ کے خلاف کوئی بات کر رہے ہیں تو کوئی بات تھی۔ کوئی بات نہیں ہے ہر سینیٹر سینیٹ کے اجلاس کو attend کر سکتا ہے ۔ ہم سینیٹرز کی منتیں کر رہے ہیں۔ جناب صاف بات کروں کہ اپنے سینیٹرز کی بھی منتیں کرتے ہیں کہ سینیٹ میں آئیں اور آ کر شرکت کریں اور جب بھی اپوزیشن والے walk out کرتے ہیں تو ہم میں سے کچھ جا کر ان کی منت کرتے ہیں کہ آپ تشریف لائیں ۔ یہاں پہ Floor of the House یہ کہہ دیا گیا ہے کہ اب----

Even before the ruling was given, and then after the ruling was given it

was said that whenever anybody flouts the ruling or cause of action takes place only then the question would arise whether the Government is accepting or the Government is not accepting? When that is not there, I do not understand why Opposition should continue to do this thing . After all there is a limit of everything. All right, they say that we are not accepting the ruling How do they say that? If the Home Minister or for that matter any other person prevents any, I may say anything. I say so many a thing , I say many a thing outside the House, I say many a thing inside the House but unless I do something, you can not catch hold of me unless I am acting. Even if, I say, Sir, I have not said it but even if I say, I do not accept that ruling , outside the House, if I say .....

Mr. Acting Chairman: The issue, I think, is that they say that the Government side should and ....

Malik Muhammad Qasim: Why do they say that? Why do they want? They are democrats , they say, "We are democrats". They said that they believe in democracy. They say, "We believe in freedom of speech." They say, "We believe in this thing." Unless and until from my actions they can prove it to you Sir, or they can prove it to the people that I am flouting something then theyhave every reason to do anything . That point has not arisen There is nothing which we have flouted, we have not prevented a single member not to come in and attend the Senate session. We are facilitating everyday for three members to come and attend the Senate. There is a proof that we are facilitating. There is a proof that we are not preventing anybody. Then why do they say that we are flouting. Has any member been stopped after the ruling? Has it been ordered that so and so should be brought and we have not brought anybody?

Where the question does arise? I fail to understand. I, personally, think that people who said that this Assembly or the elections in the country were fair, people who had said that they do not know what is a long march, what is a small march and what is this march and what is that march or a train march? We have never heard it in our vocabulary. Today, they do those things. Actually, what that new thing happened in the country on account of which they feel that this Government must go. I read everyday in the Press, even today I read in the press, that the Opposition has given a package and what package is that, except that this Government must go. I will be with them, if this Government does anything new which should be a cause for its ouster but if this Government has not done anything so far, if this Government is acting in the same manner in which it was acting right from that day when they said that these were very free and fair elections and the only condition they put in that package, also we are prepared to talk, we are parpared to do this thing, we are prepared to make certain changes in the Constitution but this Government must go. Why should this Government must go? In what way? Were they better than us? I do not believe in this. I believe that this is no reason. I am just giving it, just for the sake of arguments, I have no business to say in this House because so and so is bad therefore, I am also bad or to say that what would be the conditions at your time.

Mr. Acting Chairman: Malik Sahib, I am ..

Malik Muhammad Qasim: No, No, Sir, I....

آپ نے فرمایا ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ یہ کہیں ' میں اس کا جواب دے رہا ہوں - میں اس کا کہہ رہا ہوں کہ مجھے بتا دیں - میں ان لوگوں میں سے ہوں ' جو میں کہوں گا کہ اگر یہ Government اس ملک کے حالات کو بہتر نہیں کرسکتی تو جانا چاہیئے ' لیکن میں ان کے ساتھ

ہوں گا ۔ موقع ہی اگر نہ دیں پچھلے ، مہینے سے یہ کہنا کہ ان کو جانا چاہیئے ۔ ان کو جانا چاہیئے ۔ ان کو جانا چاہیئے ۔

This is another myth which they want to show that they should go. Sir, this Government will not go like this, it is going to fight against them.

(interruption)

Malik Muhammad Qasim: This is not fair

Mr. Acting Chairman: The matter under discussion is the ruling of the Chairman.

Malik Muhammad Qasim: So, Sir, the ruling of the Chairman is this. We are not yet challenging it. The Home Minister is using the word infructuous and in a way he is correct. When we have not flouted, there is no reason that they should walk out everyday. The day this Government flouts the ruling of the Chair, I don't say that they should walk out but then there is a ground at least for them to walk out or to say this thing or that thing. When we are not doing that thing,

یہ کہتے ہیں تم یہ کرو گے، یہ تو وہ بات ہے کہ یہ مجھے چھیڑتا ہے جی، عورت ایک نے کہا کہ مجھے چھیڑتا ہے۔ یہ تو وہ باتیں کر رہے ہیں ہم نہیں چھیڑتے ان کو

We will not. They should allow us to continue. They should work and they should not waste the time of the House. I am very sorry to use that word. But if we do something please do anything you want. But if we don't do anything please do not comment. You are not serving the cause of the country. I will be with you. I honestly swear on God, Sir, that I will be with you if this Government does anything on which I feel that this is not in the interest of the country. But for God's sake, when it has not done anything, when the cause has

not arisen, when there is nothing here, you don't do it. Please don't do it. We were not serving any cause. You are not serving the nation. You are not serving the democracy and I do want to add what is that? What you will do? But when we have seen your 11 years' rule. If you are going to improve something tell me. I will come and join you. Tell me, what is that? What you are going to change inthe matter of corruption, in the matter of maladministration, in the matter of law and order? Everyday the debate is continuing, Sir. I have been hearing all the times. This is what is happening in Karachi. This is what has happened in Karachi. I swear on God that when this was started in Karachi, tell me anybody from Nawaz League, who had gone and contacted MQM that for God's sake, let us not create such conditions in Karachi. I am talking of the time Sir, when the People's Party or the MRD, nobody was in the House. At that time who went and begged of MQM? who went and begged of Pathans? Who went and begged of the Punjabis? Who went and begged of the Sindhis that such a situation should not be created in Sindh or in Karachi. Nobody went. In the same manner we are doing the same sort of things which we were doing at that time. I beg of you, don't create conditions on the basis of which one should feel that these democratic institutions are of no use. Don't do it just because you are not in power. Don't do it. If you could remain in power you could join hands with military dictatorship. If you could work with them, if you could destroy this country as it has been destroyed. What is happening in Karachi? It is happening because of the rule of that time and I have grievance against Karachites also, Sir. I have grievance against Karachites when we use to march and I am not talking of politicians, I am talking of lawyers, when we were asking for the restoration of democracy, when we were asking for the restoration of the

Constitution, you are talking of a rule and interpretation of a rule, I am not challenging that, but when we were asking for rule of law in the country, when we were being tried for treason, I wish these Karachites, as they are behaving today, they should have behaved at that time and joined hands with the MRD or with the other sources. Today, the country would have not seen what we have been seeing in Karachi.

For God's sake, I beg of you. I beg of the Leader of the Opposition. Next day opportunity arises that the Government has to take a decision, that if it flouts then you have a right to do it. If it does not flout, if it does not 'create conditions, don't force or don't put in our mouth to say that we don't accept it. I beg of them, Sir. That is all.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much Malik Sahib. Raja Sahib wants to say something and he has come all alone from his side. He is the only person from the Opposition side. Let us listen to him what he says. Have patience. The only gentleman from the Opposition side has come in the House and I request you all to please also listen to him.

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! مجھے ملک قاسم صاحب کے تقریر کرنے کے انداز سے انتہائی افسوس ہوا ہے۔ہمارا اکثر یہ رویہ ہوتا ہے کہ جب ہم اپوزیشن میں ہوتے ہیں تو ہماری زبان اور ہوتی ہے اور جب گورنمنٹ میں ' اقتدار میں ہوتے ہیں تو ہمارا انداز بدل جاتا ہے ۔ جمہوریت کے معنی بدل جاتے ہیں ۔ cooperation کے معنی بدل جاتے ہیں۔ human rights کے معنی بدل جاتے ہیں ۔ rule of law کے معنی بدل جاتے ہیں ۔ اور آج یہی ہو رہا ہے history is repeating itself اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے کوئی سبق نہیں سیکھا ۔ آج جس معاملے کے اوپر ہم نے واک آؤٹ کیا اور ہمارا یہی پہلے دن سے خیال تھا اور صرف اپوزیشن کی طرف سے ہی نہیں ' گورنمنٹ بنچز کے اوپر بیٹھے ہوئے لوگوں نے خواہ وہ آزاد تھے ' خواہ حکومتی

پارٹی کے ساتھ cooperate کرنے والے لوگ تھے، ممبر تھے۔ انہوں نے بھی اس بات کو support کیا کہ اگر رول ۷۲ (اے) بنایا گیا ہے تو اس کا مقصد یہی ہے کہ اس ہاؤس کو چلانے کے لئے اگر کہیں کسی ممبر کو گرفتار کر لیا جائے خواہ وہ کسی مقدمے میں ہو یا preventive detention میں ہو تو اسے لانے کے لئے عدالت میں درخواست دینے کی بجائے چیئرمین، ڈپٹی چیئرمین یا کسی کمیٹی کا چیئرمین بھی انتظامیہ کو یہ حکم دے سکتا ہے کہ وہ اسے پیش کرے تا کہ ہاؤس کی proceedings میں وہ حصہ لے سکے۔ اس میں ضمانت بھی نہیں ہوتی۔ اس میں parole بھی نہیں ہوتا۔ اس میں صرف یہ ہے کہ اسے پیشیاں یہاں بھگتنی ہیں وہ پیشیاں بھگتے گا۔ Bail کے لئے درخواست دینی ہوتی، وہ اس کی صوابدید ہے۔ لیکن ہاؤس میں آنے کے لئے اسے چیئرمین کے حکم سے If he deems fit اسے حکومت یہاں produce کرے گی۔ یہ rule کئی مہینے پہلے بنا اور اس کی ضرورت محسوس کی گئی۔ اس لئے unanimously پاس بھی ہوا۔ لیکن جب اس پر عملدرآمد کا مرحلہ آیا تو اس وقت حکومت کی نیت بدل گئی، ان کا ارادہ بدل گیا، اس رول کی interpretation بدل گئی اور ہم نے اسی ہاؤس میں دیکھا کہ انہوں نے یہ کہا کہ It is a matter of opinion چیئرمین نے اپنی opinion کے مطابق رولنگ دے دی ہے لیکن ہم نے لاء کو اور Constitution کو سامنے رکھنا ہے اور اس کے مطابق ہم نے عمل کرنا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ چیئرمین کی رولنگ کے بعد بھی حکومت اپنا یہ حق محفوظ رکھنا چاہتی ہے کہ وہ اس کی کیا interpretation کرتی ہے، اس رول کی بھی اور چیئرمین کی رولنگ کی بھی۔ اور اسی ہاؤس کی proceeding میں یہ بات موجود ہے کہ جو دلائل انہوں نے اس ہاؤس میں دیئے وہی دلائل انہوں نے نیشنل اسمبلی میں بھی دیئے۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ سپیکر نے بھی یہ کہا کہ ان کو produce کیا جائے۔ لیکن وہ تین ممبر ابھی تک produce نہیں ہوئے۔ یہ کوئی isolated چیز نہیں ہے کہ چوہدری شجاعت حسین، چلو آ گیا ہے لہذا اب اس میں بات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب آئندہ موقع آئے گا تو پھر آپ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہے لیکن ہم نے دیکھا کہ جو arguments نیشنل اسمبلی میں دیئے گئے، جو arguments سینٹ میں دیئے گئے، وہ ایک ہی line of arguments ہے۔ وہ line of arguments کیا ہے؟ وہ یہی ہے کہ سپیکر یا چیئرمین کی رولنگ کے اوپر یا ان کے order کے اوپر کہ ان کو produce کیا جائے۔ کسی ممبر کو produce نہیں کیا جائے گا اور اگر عدالت میں وہ درخواست دے کر آ جاتا

ہے ۔ عدالت اس کو چھوڑ دیتی ہے تو ہم اس میں مزاحمت نہیں کریں گے۔ We will not prevent a member from attending the prodceeding of the House, if he is allowed custody by the court to do that اور اس میں یہی بحث کرتے رہے ہیں کہ چونکہ اس کی کورٹ کے پاس ہوتی ہے لہذا چیئرمین یہ رولنگ نہیں دے سکتا۔ اٹارنی جنرل نے بھی یہی لائن اختیار کی۔ گورنمنٹ نے بھی یہی اختیار کی۔ اور وہ گورنمنٹ کا ہی mind یہاں بیان کر رہے تھے۔ کیونکہ وہ highest law officer of the government ہیں اور یہی ان کو کرنا بھی چاہیئے۔ اس لئے یہ کوئی صرف لیگل معاملہ نہیں تھا' یہ پولیٹیکل معاملہ بھی تھا اور حکومت کی نگاہ میں بھی پولیٹیکل معاملہ اس لیئے تھا کہ وہ اپنے اس اختیار کو abdicate کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ اسے چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں۔ اگر Houses کو چلانا ہے تو پھر اس میں سپیکر کی رولنگ کی وجہ سے کسی آدمی کو نہیں لایا جائے گا۔ بلکہ اور اگر کوئی دیگر ذرائع سے' عدالت کے ذریعے سے' منت کر کے ' کسی اور ذریعے سے اگر آتا ہے تو حکومت اس میں رکاوٹ نہیں ڈالے گی۔ لیکن چیئرمین کی رولنگ تو یہ نہیں تھی۔ چیئرمین کی رولنگ یہ ہے کہ جب Chairman of the House, Chairman of the Senate یا کسی کمیٹی کا بھی چیئرمین اپنے اجلاس کے لئے ممبر کو بلانا چاہے تو اس پر عمل درآمد حکومت کا فرض بنتا ہے۔ اسی لیے چیئرمین صاحب نے یہ کہا تھا کہ جو گورنمنٹ کے Rules of Business ہیں اس میں بھی Rule 31 یہ ہے کہ گورنمنٹ کا ہر ڈویژن یعنی حکومت کا ہر حصہ اس بات کا پابند ہے کہ جب اسے کوئی حکم دے نیشنل اسمبلی' جب اسے کوئی حکم دے سینٹ یا Joint Session تو اسے پورا کرنا اس کا فرض ہے۔

جناب چیئرمین! یہ جو قوانین' اصول' Rules of Procedure وغیرہ بنائے جاتے ہیں یہ اسی مقصد کے لیے بنائے جاتے ہیں کہ وہاں لوگوں کو اپنے حقوق استعمال کرنے کے' جو ممبر کے طور پر انہیں دیئے گئے ہیں مواقع حاصل ہوں اور وہ پورے طریقے سے اس سے استفادہ کر سکیں۔ پھر اس لئے بھی بنائے جاتے ہیں' یہ دنیا بھر میں tradition ہے اور آپ کو علم ہے کہ برطانیہ کی پارلیمنٹ ہو یا دوسری لیجسلیچرز ہوں خصوصاً برطانیہ کی پارلیمنٹ کے اندر یہ معاملہ 100 سال تک زیرغور رہا اور ہاؤس کی کوئی prestige بنی' ہاؤس کی کوئی پاور بنی۔ اس سے پہلے یہ نہیں تھا۔ انتظامیہ جو بادشاہ کے ہاتھ میں ہوتی تھی وہ اسے یہ پاور نہیں دیتے تھے اور بڑی قربانیوں کے بعد کئی سپیکروں کی گردنیں اڑیں' کئی ممبرز کی گردنیں اڑیں اور جیسے آج ملک

صاحب یہاں تقریر فرما رہے تھے' اسی طریقے سے وہاں کے جو بادشاہ ہوتے تھے انہوں نے کئی بار House of Commons میں آ کر تلوار نکال کر کہا کہ کون ہے جو ہمارے اس معاملے میں مداخلت کر سکتا ہے اسی طریقے سے' بالکل اسی طریقے سے' بالکل اسی طریقے سے' یہی سین ہوتا تھا۔ سپیکر بیٹھا ہوا ہے خاموشی سے ' ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں خاموشی سے۔ اور King in person House of Commons میں آتا ہے اور وہ پھٹے ہوئے اوراق جو proceedings کے ہیں جو ہاتھ سے لکھے جاتے تھے۔ وہ بھی تلوار سے پھٹے ہوئے ہیں۔ جہاں بادشاہ آ کر یہ کہتا تھا کہ کس نے یہ سوال اٹھایا اور کس نے یہ پارلیمنٹ کی پاور بڑھانے کی بات کی ہے؟ وہ Divine right of the King آج استعمال کیا جانے لگا ہے۔ اور مجھے افسوس یہ ہے کہ استعمال وہ لوگ کر رہے ہیں جو دوسروں کو تو طعنہ دیتے تھے کہ ان کا جمہوریت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور ساری قربانیاں انہوں نے دی ہیں۔ لیکن جب عمل وقت آتا ہے تو پھر وہ ساری تقریریں' وہ سارے فقرے' وہ سارے فلسفے بھول جاتے ہیں جو اپوزیشن کے وقت وہ کیا کرتے تھے۔ اور چودھری شجاعت حسین کے معاملے میں بھی کئی دن یہ معاملہ چلتا رہا ' ان کی bail تو تین چار دن کے بعد ہوئی۔ جس وقت چیئرمین صاحب نے Production Order دیا۔ رولنگ تو بعد میں ہوئی۔ جو ابہام تھا اسے رفع کرنے کے لئے ہوئی۔ لیکن یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ Production Order پر عمل نہیں کیا گیا۔ پھر بحث ہوئی' پھر تاریخیں پڑیں' پھر جمعرات کو' پھر ابھی تک ' اٹارنی جنرل نہیں مل رہے' پھر وہ آئے' پھر انہوں نے بحث کی۔ یہ سارا کچھ چلتا رہا تاوقتیکہ وہاں سے پھر عدالت کا آرڈر آ گیا کہ ان کی interim bail ہوئی ہے۔ میں اس معاملے میں نہیں جانتا کہ وہاں ان کا طرز عمل کیا تھا اور کیا نہیں کیا۔ لیکن وہاں گورنمنٹ موجود نہیں تھی۔ مجھے افسوس ہے کہ Law Minister صاحب نے یہاں بیٹھے ہوئے یہ غلط بیانی بھی کی اور بعد میں اس پر رجوع بھی کیا کہ واقعی گورنمنٹ وہاں موجود نہیں تھی۔ ورنہ پہلے دن تو یہ بیان ہاؤس میں دے دیا جو ریکارڈ پر ہے۔ جس کی کاپی میرے پاس بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے وہاں جا کر یہ کہہ دیا تھا کہ ان کو بے شک جانے دیا جائے۔ گورنمنٹ interim bail کے وقت تو وہاں تھی ہی نہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ جب چیئرمین نے صبر سے' حوصلے سے' سب کی بات سننے کے بعد' جس طرح سپیکر نے یہ کہا تھا' اسی طرح چیئرمین نے بھی یہ رولنگ دی ہے کہ چیئرمین کا یہ اختیار ہے کہ وہ لیسمبر کو بلا سکتا ہے۔ تو پھر اس کے بعد جناب چیئرمین' حکومت کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ یہ کہہ دے

کہ ٹھیک ہے کہ جو عدلیہ ہوتی ہے یہ بھی عدالت کا ہی کام ہے جوڈیشل رولنگ ہوتی ہے۔ جب چیئرمین رولنگ دے دے خواہ اس میں چیئرمین بیٹھے ہو' ڈپٹی چیئرمین بیٹھے ہوں یا پینل آف چیئرمین میں سے کوئی رکن وہاں بیٹھے ہوں' جب وہ رولنگ دے دیں میں اسے پسند کروں یا نہ کروں' حکومت کے کوئی لوگ اسے پسند کریں یا نہ کریں' اس پر عملدرآمد کرنا اس کے سامنے سرِتسلیم خم کرنا' اس نظام کی بنیاد ہے۔ اگر پارلیمنٹ کی اتھارٹی کو flout کیا جائے تو کونسی جمہوریت' کس پرندے کو پھر جمہوریت کہیں گے؟ وہ کونسی چیز ہے جسے جمہوریت کہیں گے آپ۔ اگر پورے ملک کے elected ہاؤسز آف پارلیمنٹ کو' خواہ وہ نیشنل اسمبلی ہو یا سینٹ ہو وہاں کے چیئر کی رولنگ کو تسلیم کرنے کا اختیار نہیں ہے---- نہ وہاں تسلیم کیا گیا نہ یہاں کہتے ہیں کہ جی یہ ہم کیسے کہہ دیں جب آئندہ موقع آئے گا پھر دیکھا جائے گا۔ ہم کرتے ہیں کہ نہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں اور چیئر نے بھی یہ کہا کہ انہوں نے کوئی indication نہیں دی کہ آیا یہ اپنے پہلے ہی موقف پر قائم ہیں یا اس کو وہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور میں یہ کہتا ہوں کہ ہم نے یہ حکومت کو وقت دینے کے لئے کیا۔ کیونکہ ہمارے پاس جب یہ لوگ آتے ہیں' انہوں نے ہمیں یہ کہا کہ ہم اس بات کی کوشش کر رہے ہیں' اس پر غورو فکر کر رہے ہیں کہ اس پر عملدرآمد کی کیا صورت نکالی جائے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ شاید وہ اپنی انا کے خلاف سمجھتے ہیں کہ ایک سٹینڈ انہوں نے لے لیا۔ وہ سٹینڈ چیئر نے منظور نہیں کیا۔ تو اب یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی اس میں توہین ہے' بے عزتی ہے حکومت کی کہ اگر وہ اس سے پھر جائے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ چیئر کی رولنگ یا فیصلے کو تسلیم کر لینا ان کی عزت کے منافی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہی رویہ ہے جو غیرجمہوری ہے بلکہ جمہوریت کش ہے۔ آپ ہزار لوگوں کے قصے بیان کیجئے' آپ سینکڑوں لوگوں کے بارے میں یہکہہ دیجئے کہ ان کا رول کیا رہا ہے۔ لیکن آج پوری قوم کی عدالت کے کٹہرے میں آپ کھڑے ہیں' حکومت کھڑی ہے۔ ان کو یہ جواب دینا ہے اور ہم نے جو پانچ منٹ کے لئے واک آؤٹ کیا تاکہ نہ ہاؤس کا وقت ضائع ہو' کارروائی بھی چلتی رہے۔ کل میرے پاس لاجنسز آئے انہوں نے کہا کہ کراچی کے اوپر بحث کے لئے لسٹ بڑی طویل ہے اس کو ذرا شارٹ لسٹ کیا جائے تو میں نے آپ کے سامنے یہ کہا تھا اور 18 ارکان میں سے ہم نے صرف 8 رہنے دیئے باقی کے نام ہم نے کاٹ دیئے اور انہیں بھی بتا دیا کہ جب صدر کی تقریر کے اوپر بحث ہوگی اس وقت آپ بحث کر لیں اور ہم نے اس کو شارٹ لسٹ کر لیا تاکہ یہ معاملہ آج ہی نمٹ جائے لیکن

ہم نے چار پانچ روز یہی کیا صرف realise کروانے کے لئے، صرف یہ گزارش کرنے کے لئے کہ آپ اپنے طرز عمل پر غور کرلیں۔ روز چیئر بھی کہتی ہے کہ نہیں، ابھی تک انہوں نے نہیں مانا۔ جب وسیم سجاد صاحب چیئر پر تھے انہوں نے بھی یہی کہا، ایک دن نہیں دو، تین دن انہوں نے بھی یہی کہا۔ جب آپ تشریف لائے آپ نے بھی یہی کہا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ کیا عار محسوس ہوتی ہے کیا ان کے بھروں سے سرخاب کا پر نکل جاتا ہے۔ اگر وہ یہ کہہ دیں کہ جو رولنگ سپیکر نے یا چیئرمین نے دی ہے پریذائیڈنگ آفیسر نے دی ہے ہم اس پر عمل درآمد کریں گے جب بھی موقع آیا۔ ہم اسے flout نہیں کریں گے۔ تو اس میں کیا جھجک ہے۔ کیا کمی واقع ہو جاتی۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے یہ سوال کیوں پوچھا جاتا ہے۔ یعنی اتنے ہی تیور چڑھ جاتے ہیں اس بات پر کہ آپ ہم سے یہ پوچھتے ہیں کہ ہاؤس کو ہم تسلیم کرلیں۔ پارلیمنٹ کو تسلیم کرلیں، ایگزیکٹو کی اتھارٹی کو ہم تسلیم کرلیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ رویہ رہا تو تاریخ یہ لکھے گی، یہ لکھا جائے گا، مورخ یہی لکھے گا باوجود اس بات کے کہ آپ کے ذہن میں کچھ نہ ہو، یہی لکھے گا کہ آپ نے بجائے جمہوریت کی سروس کرنے کے، جب آپ کو موقع ملا آپ نے جمہوریت کو قتل کیا آپنے ان اداروں کو قتل کیا، ان کی پاور کو ختم کیا، آپ نے وہ طرز عمل اختیار کیا جو صحیح طور پر اب میں یہ نہیں سمجھ سکتا کہ آیا وردی پہنا ہوا صرف ڈکٹیٹر ہوتا ہے یا سول کپڑوں میں بھی ڈکٹیٹر ہو سکتے ہیں، ڈکٹیٹر شپ تو ایک طرز عمل، ایک attitude of life ہے۔ ایک attitude کا نام ہے، اگر وہ کوئی بھی اختیار کرے، نتائج وہی نکلتے ہیں، سویلین ہو، مارشل لاء کا کوئی فوجی ہو، نتائج تو وہی نکلیں گے۔ اسی طرح ادارے تباہ ہوتے ہیں، میں یہ سمجھتا تھا کہ گورنمنٹ کے پاس یہ golden opportunity تھی، وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ ہم نے تکلیفیں بھی برداشت کی ہیں، ہم نے مصیبتیں بھی اٹھائی ہیں، ہم نے آزمائشیں بھی برداشت کی ہیں، اب ہمیں موقع ملا ہے، ہم اس حوصلے کا مظاہرہ کریں گے، ہم قطعاً ایسی بات نہیں کریں گے جس سے اس ایوان کے وقار کو کوئی ٹھیس پہنچے۔

(وقفہ آذان عصر)

جناب قائم مقام چیئرمین ۔ راجہ صاحب اختصار سے کام لیجئے گا۔ جی جناب۔

Syed Iqbal Haider: Mr Chairman Sir, I would submit that it is

only the repetition and re-opening of the debate on the same point. It is not permissible under the rules.

Mr. Acting Chairman: No, you see after the walk out we had a long discussion with the Opposition and my respected Malik Qasim, Leader of the House, was there on behalf of the government. We had a discussion. Let Raja Sahib complete his speech.

Syed Iqbal Haider: But repetition has to be prevented, Sir.

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جناب چیئرمین! ہم جو اس سارے عرصے میں پانچ منٹ کا نوکن بائیکاٹ کرتے ہیں، یہ حکومت کو موقع دینے کے لئے تھا کہ وہ اپنے اس رویے پر نظرثانی کرے ۔ اگر پرائم منسٹر صاحبہ ملک سے باہر تھیں تو واپس آ جائیں شاید ان سے بات کر کے یہ لوگ کوئی بہتری کی صورت نکال سکیں اور ایسی صورت پیدا نہ ہو ۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ آج جب ہم پانچ منٹ کے لئے باہر گئے تو ساری اپوزیشن کی پارٹیاں موجود تھیں ۔ وہاں جب ہم گئے تو پیچھے سے مائیک پر ہمیں آواز آئی ۔ یہاں ایک سینیٹر صاحب نے کھڑے ہو کر یہ تقریر کی کہ یہ ڈھونگ رچایا جا رہا ہے ۔ ساری اپوزیشن کے بارے میں ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں یہ طرز عمل پسند نہیں تھا کہ realise کروانے کے لئے ۔ گورنمنٹ کو ٹائم دینے کے لئے کہ وہ سوچ سکے، اس پر ٹھنڈے دل سے غور کر سکے ۔ اس کے لئے اگر ہم صرف پانچ منٹ کے لئے ۔ ایک نوکن واک آؤٹ کرتے ہیں اور پھر واپس آ کر سارے دن کی proceedings میں حصہ لیتے ہیں اور جس وقت بھی ہاؤس ہوتا ہے اس وقت ہماری تعداد ان سے ہمیشہ زیادہ رہی ہے۔ اور لوگ آخر وقت تک بیٹھے رہے ہیں۔ اور ہم نے ہر معاملے میں یہ کوشش کی ہے کہ ہاؤس کی proceedings جو ہیں صحیح طریقے سے چلتی رہیں۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سب ارکان اپوزیشن نے اپنے کانوں سے سنا کہ یہ پانچ منٹ والا سلسلہ ڈھونگ ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم اس پر react کر کے اس معاملے کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ ہر ایک ممبر کی اپنی زبان ہے، اپنا سلسلہ ہے، اس میں وہ آزاد ہے، جو مرضی ہے وہ کہہ سکے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن ہمیں دکھ یہ ہوتا ہے کہ اگر حکومت کبھی یہ کوشش کرتی ہے کہ we beg of your co-operation ۔ لیکن اگر کوئی آدمی

co-operation کرنے کی کوشش کرتا ہے' اپوزیشن والے کراچی کے اندر اپنی میٹنگ کرکے' لوگوں سے باتیں کرکے یہ کہتے ہیں جی we are ready to cooperate to solve the issue of Karachi, law and order problem of Karachi تو جواب یہ ملتا ہے کہ آپ کی اس میں کیا حیثیت ہے' آپ اس میں کیا کریں گے۔ اور اگر آپ نے کوئی بات کرنی ہے تو جاؤ وہاں کے چیف منسٹر سے کرلو۔ یہ attitude ہے۔ یہ کوئی ایک فقرے کی بات نہیں ہے' ایک لفظ کی بات نہیں ہے' attitude ہے۔ اور انہیں لوگوں کا attitude ہے ۔ آپ دیکھیں کہ جب اپوزیشن میں ہوں گے اور attitude ہوگا' گورنمنٹ میں جائیں گے بالکل بدل جائیں گے۔ اس لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ ساری اپوزیشن کی پارٹیاں بیٹھی ہیں' ٹھنڈے دل سے غور کیا ہے اور ہم نے یہ کہا ہے کہ ہم حکومت کو مزید موقع دیتے ہیں کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ آیا انہوں نے پارلیمنٹ کو تسلیم کرنا ہے' اس کی rulings کے اوپر عمل درآمد کرنا ہے یا نہیں۔

It is not only a question of Ch. Shujat Husain, it is a question of principle. It is a question of principle that the rulings of the Chair shall have to obeyed, followed in letter and spirit.

یہ نہیں ہے کہ وہ چوہدری صاحب تھے جی وہ کسی طریقے سے آگئے ' اب آپ کیا کہتے ہیں۔ No, it is a question of principle اگر حکومت جمہوری طریقے سے ان ایوانوں کو چلنے کی اجازت دیتی ہے تو یہ معاملہ چلے گا۔ لیکن اگر کل یہ خود اس بات کی شکایت کریں گے کہ یہ غلط ہے تو ہم انہیں یہ بات دہرائیں گے نہیں' انہیں طعنہ بھی نہیں دیں گے۔ لیکن ہم انہیں موقع دینا چاہتے ہیں کہ یہ اپنا رویہ آئین' قانون اور Chair کی ruling کے مطابق کریں۔ اس لئے یہی الفاظ کہنے کے لئے مجھے پوری اپوزیشن نے یہاں بھیجا تھا۔ میں نے ملک صاحب کی ساری باتیں سنی ہیں۔

and I also reserve my right to reply to all of the details when the occasion comes. But I request them that they should change their attitude towards the Parliament of Pakistan, towards democracy, towards the democratic values which they profess that they price very high. And they say that they have sacrificed for that.

صرف یہ گزارش ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین۔ شکریہ جناب۔ میں عرض کرنا چاہوں گا۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔ please مجھے بات تو کرنے دیں جناب۔ گزارش یہ ہے سینٹ کا یہ ہاؤس ۸۶ ممبروں پر مشتمل ہے۔ یہ ممبر حضرات اس ہاؤس کی composition ہیں چاہے وہ اس طرف بیٹھتے ہیں' چاہے اس طرف بیٹھتے ہیں۔ ہم نے اپنے ملک کے کاموں کو' قانون سازی کو اور امور کو چلانا ہے۔ ہم سے توقع رکھی جاتی ہے کہ ہم امور کو خوش اسلوبی سے' باہم ربط سے' باہم اتفاق سے اس ہاؤس کو چلائیں اور اپنے ملکی مسائل' قومی مسائل کو یہاں حل کریں۔ میں سمجھتا ہوں جناب ملک قاسم صاحب ایک نہایت ہی جہاں دیدہ' نہایت ہی صبر والے' نہایت ہی بردبار اور نہایت ہی حوصلہ مند ہمارے Leader of the House ہیں۔ میں ان سے دست بستہ گزارش کروں گا کہ ملک صاحب آپ' جس طرح آپ کی روش ہے' جس طرح آپ کا طریقہ ہے' جس طرح آپ کا اصول ہے' اس کے تحت اگر آپ' اب بھی' میری گزارش یہ رہے گی کہ' Opposition کو لاسکتے ہیں' لائیے گا جناب' ہم اپنے کارہائے زمانہ کو' کارہائے زندگی کو' کارہائے قوم کو' کارہائے ملک کو' اس اصول سے چلائیں جس سے ہم اس سے قبل خوش اسلوبی سے چلاتے رہے ہیں۔ اس گزارش پر میں تمام ہاؤس سے' اس سائیڈ کے ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ آپ فرداً فرداً

in the larger interest of the country, and, of course, in the interest of the Senate. You will all, you see, exert and make efforts to bring your colleagues in the House, so that we should go accordingly and do our business which is binding lon us.

جناب رضا ربانی صاحب' آپ کا میں جواب دوں گا۔ اور میں آپ کو موقع بھی دوں گا۔ تو میں یہ چاہوں گا' with again your consensus کہ اگر کل آپ صاحبان اس پر تھوڑی سی مشق فرما لیں۔ میں جنرل صاحب سے بھی گزارش کروں گا۔ ملک صاحب سے گزارش کروں گا' ڈاکٹر صاحب سے گزارش کروں گا' شیخ صاحب سے گزارش کروں گا' ہر صاحب سے گزارش کروں گا کہ آپ اگر کل تھوڑی سی effort کر کے ان کو قائل کر کے ہاؤس میں لے آئیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ہاؤس قواعد کے مطابق چلتا ہے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, this is what I wanted to say at that time.

The intention of those observations was not to injure the feelings of any member of this House. But if that is the message that has been conveyed, then I withdraw those words.

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. And everybody from us is very hopeful.

Malik Muhammad Qasim: Sir, I want to say this thing that you are a witness to all the pleadings and the plea which I have made to the Opposition and as you have directed Sir, I as well as other friends on this side will do our level best because we believe in this House. We believe in the democratic traditions. We believe in whatever they are saying. We believe in that. I would not say whether they believe or not and I assure you Sir, as you have ordered, you have advised, that at least myself and many other friends here, have already done it and we will continue to do it. We will not only continue to make them convinced, we will beg of them that they should come into the House and they should not make any such things as they excused to be away from the House. Sir, let me be very frank that they actually desire that whatever is given on the Order of the Day should not be taken. Let me be very frank about it that these Bills are there or anything is there, this is not going to help the Government or anything like that.

Mr. Acting Chairman: No, no, it is our duty. It is binding on us. We will do. We will go accordingly. Don't worry.

Malik Muhammad Qasim: Therefore, I beg of you Sir, that at least the Law Minister may be allowed that something at least from the Order of the Day should also be taken. Whereas an understanding has been reached

yesterday that we will be talking on Karachi issue and you found Sir, that right from the very beginning, Raja Sahib has referred , Raja Sahib has gone, I am not replying him but I am just bringing it to your kind notice that right from the very beginning they did not talk about the Karachi. They did not talk about anything. Their purpose was that this should not come. Their purpose was to retard everything which is done for the benefit of the people. Therefore, they did this. It is not the ruling of the Chair about what they have bothered or anything like that. We are not flouting the ruling of the Chair.

Mr. Acting Chairman: Please give me one minute. As I have submitted before the House, now to you specially, Malik Sahib.

کہ ایک دن ہم دیکھ لیتے ہیں

and as I have promised with all you, we will go for legislation. Therefore, I adjourn the House to meet again on tomorrow at 10.00 A.M.

[The House was then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Wednesday, 7 December 1994].

PCPPI—4496(97) Senate—4-10-97—180.